ہفت روزہ "خدام الدین" لاہور

دارالعلوم دیوبند کے فرزندِ جلیل

مولانا عبدالحق نے اپنے عمل اور کردار سے وہ قندیلیں جلا گئے ہیں جن کی روشنی سے ایک دنیا رہنمائی حاصل کرتی رہے گی۔

مولانا عبدالرشید انصاری، مدیر ہفت روزہ "خدام الدین" لاہور

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بانی جمعیۃ علماء اسلام کے صف اول کے رہنما اور افغان مجاہدین کے رہبر و سرپرست شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ۷ ستمبر کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت مولانا عبدالحق ۱۹۱۲ء میں اکوڑہ خٹک میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم انہوں نے گھر پر حاصل کی۔ بعد ازاں اعلیٰ تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ دینی علوم کی تحصیل سے فراغت پانے کے بعد ان کی نمایاں علمی استعداد کی بدولت اولاً آپ کے جلیل المرتبت اساتذہ کرام نے دارالعلوم دیوبند ہی میں انہیں مسند تدریس سونپ دی۔ کچھ عرصہ بعد آپ نے دارالعلوم دیوبند کے نقوش پر اکوڑہ خٹک میں دارالعلوم حقانیہ قائم کر کے صوبہ سرحد اور افغانستان میں اپنی مساعی کو ترقی دینے کے لیے دیوبند کی علمی اور فکری تحریک کو ایک مضبوط پلیٹ فارم مہیا کر دیا۔ جس کے اثرات آج صوبہ سرحد کے شہروں، قصبوں اور دور افتادہ دیہاتوں کی مساجد و مدارس کے علاوہ افغانستان کے کوہ و دمن میں جارح روس کے خلاف لڑی جانے والی اسلامی جنگ میں واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ پکتیا کے محاذ پر روسی ٹینکوں اور توپوں کے منہ موڑ دینے والے جیالے مجاہدوں کے قائد مولانا جلال الدین حقانی دارالعلوم حقانیہ کے فیض یافتہ اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مرحوم کے شاگرد ہیں ان کے علاوہ برصغیر پاک و ہند میں جن متعدد دینی شخصیات نے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے ان میں جانشین شیخ التفسیر امام الہدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ انور، جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا سید اسعد مدنی، جامعہ اشرفیہ کے استاذ حدیث حضرت مولانا موسیٰ خان روحانی بازی مدظلہما بھی شامل ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ایک عالم باعمل تھے انہوں نے دین کی اشاعت اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کے لئے اپنے شاگردوں اور دنیا کے سامنے صرف وعظ و درس پر اکتفا نہیں کیا بلکہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے درد سے معمور دل رکھنے کی بنا پر کمربستہ ہو کر میدان عمل میں اترے اور عظمت کردار سے وہ قندیلیں جلا گئے ہیں جن کی روشنی سے ایک دنیا رہنمائی حاصل کرتی رہے گی پاکستان میں دینی اقدار کی بحالی اور نظام شریعت کے نفاذ کی جدوجہد خصوصاً صوبہ سرحد کی سیاست میں دینی عنصر کا غلبہ قائم کرنے کے لئے مولانا مرحوم کی مساعی جمیلہ کا ایک مستقل موضوع ہے جس کے بیان کا یہ موقع نہیں مگر اتنی بات ضرور یاد رہنی چاہیے کہ دیوبند کے اس فرزند جلیل اور عالم کبیر کی مخلصانہ اور بے لوث خدمات کا یہ نتیجہ تھا کہ ۱۹۷۰ء میں علاقہ کے عوام نے مولانا عبدالحق کو بڑے بڑے جاگیرداروں اور پیشہ ور سیاستدانوں کے مقابلے میں قومی اسمبلی کے لیے اپنا نمائندہ منتخب کیا پھر ۷۷ء میں پیپلز پارٹی کی رسوائے زمانہ انتخابی دھاندلی کے باوجود آپ قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے ۱۹۸۵ء میں علالت اور کمزوری کے باعث آپ اپنا ووٹ ڈالنے بھی نہ جا سکے۔ مگر عوام نے مولانا عبدالحق کے مقابلے میں آنے والوں کو پھر مسترد کر دیا اس طرح پاکستان کی تاریخ کا یہ سنہری واقعہ مولانا عبدالحق کے حوالے سے یاد رکھا جائے گا کہ ایک عالم دین نے اپنے ووٹرز کے اعتماد کو ایک لمحہ کے لئے بھی مجروح نہ ہونے دیا۔ اور مسلسل تین مرتبہ منتخب ہو کر بوریا نشین ہوتے ہوئے تخت نشینوں کے غرور کا سر اونچا نہ ہونے دیا۔ جونیجو عہد حکومت میں سینٹ میں شریعت بل پیش کر کے علماءِ حق نے قدم آگے بڑھایا تو تمام مکاتب فکر نے متحدہ شریعت محاذ تشکیل دے کر آپ کو صدر منتخب کر لیا۔

یوں تو وطن و ملت کو مولانا نے بہت کچھ دیا ہے لیکن قوم

(باقی ص ۹۸۱ پر)